1

ایمان کی حقیقت پر ایک انمول تحفہ

ایمان ایک زندہ حقیقت

فوری آگاہی کی اشد ضرورت

ابو عبداللہ

(ایمان کی حقیقت پر ایک انمول تحفہ)

ایمان ایک زندہ حقیقت

(فوری آگاہی کی اشد ضرورت)

ابوعبداللہ

ہمارا عزم

(۱)۔فرقہ واریت اورتعصب وتنگ نظری سے چھٹکارہ ، (۲)۔اخلاص وسچائی کی ترویج، (۳)۔ قرآن و سنت کے پختہ دلائل کو بنیاد بنانا،(۴)سلف کے فہم سے استفادہ کرنا،(۵)۔احتیاط اورذمہ داری کوملحوظ رکھنا،(۶)۔اعتدال پررہنا(۷)۔ہرپہلوکومدنظررکھتے ہوئے:’’حق اورسچ کومن وعن واضح کرنا‘‘۔

قرآن وسنت کومن وعن بیان کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہےلیکن انسان کی کاوش خطا سے پاک نہیں۔اسلئے کہیں بھی کوئی بات قرآن و سنت سے عدم مطابقت پرنظر آئے تو ہمیں مطلع کریں،اگرواقعتاً ایساہی ہواتوانشاءاللہ فوراًرجوع کریں گے۔اللہ ہم سب کا خاتمہ بالخیرفرمائے۔(آمین)

نوٹ: چونکہ اس مسودہ کی پروف ریڈنگ ابھی پوری طرح سےنہیں ہوسکی لہٰذاالفاظی غلطیوں کیلئے پیشگی معذرت۔

فہرست

☆ فکرمندی یابےحسی کی بنیادی وجہ؟.................................4

☆ ایمان کابننا...5

☆ ایمان کی حفاظت...8

☆ ایمان کی مختلف حالتیں..8

☆ اقسامِ قلب...8

☆ ایمان کی شکلیں..10

☆ نتائج وثمرات...12

☆ ایمان اوراللہ کا ساتھ پانے کانسخہ.................................15

انتساب!

میری پیاری والدہ محترمہ مرحومہ کے نام جنکی (اسباب کی اس زندگی میں) تربیت اور پرورش وکفالت کے سبب میں اس تحریر سمیت دیگر بہت سی تحاریر تصنیف کرنے کے قابل ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلاة و السلام علی سیدالانبیاء

و المرسلین و علی آله و صحبه اجمعین اما بعد!

فکرمندی یا بے حسی کی بنیادی وجہ؟: ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ دینی احکامات (اوامر ونواہی کا لحاظ، معاصی سے اجتناب، صوم وصلوٰۃ سمیت دیگر امور) کی بجا آوری کیلئے فکرمند ہوتے ہیں، بیتاب ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگ بے حس۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ اسکی کئی وجوہات ہیں لیکن وہ مرکزی نقطہ جو انسان کے مذکورہ طرزِ عمل کا موجب بنتا ہے اسکا نام ''**ایمان**'' ہے۔ ایمان اگر زندہ ہو اور اپنی درست شکل میں موجود ہو تو وہ نیکیوں کی طرف رغبت اور برائیوں سے نفرت واجتناب کا موجب بن جاتا ہے۔ اسکے برعکس ایمان اگر صحیح حالت میں نہ ہو، کمزور ہو یا مردہ ہو تو دین کے حوالے سے انسان بے حس ہو جاتا ہے۔

ایمان محض کسی اصطلاح کا نام نہیں بلکہ یہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ اگر حقیقی ایمان نصیب ہو جائے تو انسان اسے یوں محسوس کرتا جیسے اپنے اردگرد دیگر چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ حقیقی ایمان اندر سے اپنے عظیم تقاضے پیدا کرتا ہے، زندگی پر عظیم اثرات مرتب کرتا ہے۔ پختہ اہل ایمان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو مزید استقامت، سکون واطمینان اور قلبی بہاروں کا ذریعہ بنتا ہے، جیسا کہ پروردگار نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝﴾ (حم السجدہ:41: آیت:30)

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہے، پھر اس کلمے پر ڈٹ گئے تو نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی نوید پر جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔''

نوٹ: ملائکہ کی اس خوش خبری کا خصوصی تعلق تو بوقتِ موت یا اخروی حساب کے دن کے ساتھ ہے لیکن ملائکہ کی تائید اور ان کا ساتھ اہل ایمان کے ساتھ دنیوی زندگی میں جاری وساری رہتا ہے، جیسا کہ اس سے اگلی آیت کریمہ اور دیگر کئی آیات سے ثابت ہے۔

اس انتہائی اہم خبر کے بعد اب ہم اختصار سے اس ضمن میں چند بنیادی پہلو سمجھتے ہیں کہ: ایمان ہے کیا؟ ایمان بنتا کیسے ہے؟ اسکی حفاظت کیسے ہو پاتی ہے؟ ایمان کے مختلف درجات کون سے ہیں اور ایمان کی بدولت زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کیا ہیں؟

ایمان کا بننا

ایمان کیسے بنتا ہے؟ اس حقیقت سے آگاہی سے قبل یہ جان لیا جائے کہ ایمان کا مطلب کیا ہے؟

ایمان کا مطلب امن پانا اور امن دینا ہے اور کسی پر ایمان لانے سے مراد اسکی تصدیق کرنا، اسکی بات کو ماننا، تسلیم کرنا یا قبول کرنا ہے۔ ایمان کی تین شرائط ہیں:

(i)۔اقرار باللسان: زبان سے اقرار، (ii)۔تصدیق بالقلب: دل سے تصدیق، یعنی محض زبان سے اقرار کی بجائے دل سے بھی تسلیم کرنا، اور (iii)۔والعمل بالجوارح یعنی اعضا سے اعمال بجالانا۔

ایمان کیسے بنتا ہے؟ اس حقیقت کو اہل ایمان کی بابت خالق کی بیان کردہ ایک عظیم مثال سے سمجھتے ہیں:

﴿... كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○﴾ (الفتح:48: آیت:29)

”گویا ایک کھیتی ہے جس نے نکالی اپنی کونپل، پھر اسکو تقویت دی، پھر اسکا تنا موٹا ہوگیا، پھر وہ (درخت) سیدھا کھڑا ہوگیا اپنے تنے پر، اور کاشتکار کو خوش کرنے لگا، تا کہ جلیں انہیں دیکھ کر کافر۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور کیئے جنھوں نے نیک اعمال مغفرت اور اجر عظیم کا۔“

یہاں خالق نے ایمان کی مثال پودے کے نمو کے عمل سے دی ہے۔ پودا کیسے بنتا ہے؟ سب سے

پہلے زمین میں بیج بویا جاتا ہے جس سے نرم و نازک کونپل نمودار ہوتی ہے، پھر رفتہ رفتہ اس سے مظبوط جڑ، پتے، شاخیں، ٹہنیاں.... اور بالآخر وہ تناور درخت بن جاتا ہے جو حوادثِ زمانہ آندھیوں طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو پاتا ہے۔ اسکی جڑ اور تنا جتنا زیادہ مضبوط ہوگا اسی قدر حوادث زمانہ سے بچ پائے گا۔

بالکل اسی طرح ایمان کی مثال ہے۔ سب سے پہلے تبدیلی کا پختہ فیصلہ کرنا ہے۔ خدا، رسول کے تابع ہونے کا شعوری اقرار کرنا ہے (بیج بویا گیا)۔ زبان کے ساتھ ساتھ قلب سے اقرار کی تصدیق کرنی ہے (نمو کا عمل شروع ہوگیا)۔ اب حسن نیت کی موجودگی میں اعمال کی کوشش کرنے سے درخت پروان چڑھنا شروع ہوجائے گا۔ سفر کے آغاز میں کچھ آسانی ہوگی، مزید آگے لانے کیلئے شوق و رغبت اور کشش پیدا کی جائے گی۔ جب انسان لائن پر چڑھ جائے گا تو اب امتحانات کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ ہر کسی کو اسکے عزم، اسکی کوشش کے حساب سے مختلف انداز سے ٹسٹ کیا جائے گا۔ کوشش کے ساتھ اگر نیت خالص ہوئی تو امتحانات کے مختلف مراحل میں کامیابی بھی نصیب ہوتی جائے گی۔ یوں ابتلا کا ہر ٹسٹ ایمان کی مظبوطی کے ساتھ ساتھ ترقی کا باعث بھی بنتا جائے گا۔ بالآخر انسان صالحات پر قائم رہنے والی فولادی قوت بن جائے گا جسکا تذکرہ پیچھے (سورہ حم السجدہ کی آیت: ۳۰) میں کیا گیا۔

اسی ضمن میں خالق کی بیان کردہ ایک اور عظیم مثال ملاحظہ کریں:

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ o تُؤْتِىٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ o وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ o يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ o﴾ (سورہ ابراہیم: 14:24-27)

''کیا نہیں دیکھتے تم کہ کیسی بیان کی ہے اللہ نے مثال کہ کلمہ طیبہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند

ہے جسکی جڑیں گہری جمی ہوئی ہیں اور اسکی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ جو دے رہا ہے اپنا پھل ہر آن اپنے رب کے اذن سے اور بیان فرماتا ہے اللہ یہ مثالیں انسانوں کیلئے تاکہ وہ سوچیں سمجھیں۔ اور مثال کلمہ خبیثہ کی ایک خبیث درخت کی طرح ہے جو اکھاڑ پھینکا جائے زمین کی بالائی سطح سے اور نہیں ہے اسکے لئے کوئی استحکام۔ ثابت قدم رکھتا ہے اللہ اہل ایمان کو قول حق (کی برکت) سے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور گمراہ کر دیتا ہے اللہ ظالموں کو اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے اس پاکیزہ کلمے سے مراد کلمہ توحید (لا الٰہ الا اللہ) لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مومن کی مثال کھجور کے درخت سے دی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے نہ سردی میں نہ گرمی میں اور جو سارا سال پھل لاتا رہتا ہے (مسلم: رقم:۷۰۹۸)۔ کھجور کے درخت کی بہت سی منفرد خصوصیات ہیں: اسکے پھل کے فوائد سے تو ہم سب آگاہ ہیں۔ پھل کے علاوہ اسکی جڑیں، پتے، پھل، شاخیں ٹہنیاں...... سبھی بہت کارآمد ہیں جو مختلف بیماریوں کی دوائیوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ زندہ رہنے کیلئے یہ درخت بہت کم پانی اور خوراک استعمال کرتا ہے۔ یعنی کم لے کر بہت زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ حقیقی مومن بھی اسی طرح نفع بخش ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بہت سے خزانے ہیں جن میں سے ہمارے موضوع کے حوالے سے دو باتیں بہت اہم ہیں: حقیقی اہل ایمان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسکی جڑیں بہت گہری اور بہت مضبوط ہیں اور اسکی ٹہنیاں آسمانوں تک بلند ہیں۔ یہاں مظبوط جڑ سے مراد حقیقی پختہ ایمان اور بلند و بالا ٹہنیوں سے مراد ایمان کی بدولت نکلنے والے عظیم نیک اعمال ہیں۔

معلوم ہوا ایمان خالی باتوں اور دعوؤں سے نہیں بلکہ عمل سے بنتا ہے۔ ایمان بنتا ہے:

قربانی سے، جدوجہد سے، امتحان میں ثابت قدم رہنے سے، تزکیے سے، گناہوں کی آلودگی سے اجتناب سے، لغویات سے دور رہنے سے، جان مال وقت اور صلاحیتوں کی قربانی سے، انفاق سے، اصولوں پر کھڑا ہونے سے، اللہ کی حدود کی پاسداری سے...... لیکن جو اقرار کر کے عمل سے

پیچھے رہا، اسکے بیج کا پوداز مین سے ہی باہر نہ نکل سکا، زمین کے اندر ہی مر گیا اور اگر نکلا بھی تو مریل، جسے ہوا کے ایک جھونکے نے ہی اکھاڑ پھینکا۔

ایمان کی حفاظت

اعمال صالحہ سے دوری، اللہ کی نافرمانی، گناہوں کی آلودگی ہی زنگ اور کساوت قلبی کا باعث بن کر ایمان کو برباد کرتی ہے۔ چنانچہ اعمال صالحہ پر کاربند رہنے اور معاصی سے دور رہ کر ایمان کی حفاظت کیلئے سب سے اہم چیز ماحول اور صحبت ہے۔ جب تک برے ماحول سے دور نہ رہا جائے اور اچھے ماحول کو پایا نہ جائے ایمان پر قائم رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے ایمان کی حفاظت کیلئے زیادہ سے زیادہ اچھی صحبت اختیار کریں جیسے: (۱)۔ اچھے لوگ جو اہل توحید، اہل رسالت اور اہل آخرت ہوں، (۲)۔ اچھی کتابیں: بالخصوص قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھتے رہنا، (۳)۔ اچھی جگہیں: مساجد، تنہائی کے مقامات، عبرت کیلئے قبرستان، ہسپتال وغیرہ۔

ایمان کی مختلف حالتیں

ایمان کی مختلف حالتوں کو جاننے سے قبل ایمان یا ایمان سے دوری کی بنا پر دلوں کی مختلف حالتوں کو سمجھنا ضروری ہے۔

اقسامِ قلب

قرآن مجید میں چار قسم کے قلوب کا تذکرہ ہے: (۱)۔ قلبِ سلیم، (۲)۔ قلبِ منیب، (۳)۔ قلبِ بیمار، اور (۴)۔ قلبِ مردہ۔

'قلبِ سلیم' ایسا دل ہے: جو سلامتی والا ہو، بے عیب ہو۔ اللہ نے جس توحید پر پیدا کیا تھا موت تک اسی پر قائم رہا ہو۔ کفر وشرک سے پاک ہو۔ جو نفس وشہوات کی حرص ولالچ سے بچا ہوا ہو۔ جو معاشرتی بگاڑ اور آلودگیوں سے پاک ہو۔ جس کی طبع سلیم مسخ نہ ہوئی ہو۔ بروز قیامت ایسے قلب والے خوش نصیب ہی مراد کو پہنچیں گے: ﴿اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝﴾. (الشعرا:26: آیت:89)

''مگر وہ جو آیا (اس دن) اللہ کے پاس لے کر قلب سلیم۔''

اسکے برعکس کفر وشرک اور معاصی میں ڈوبا ہوا دل، 'قلب سلیم' نہیں بلکہ 'قلب شکستہ' یعنی ٹوٹا ہوا دل ہے۔

'قلب منیب' ایسا دل ہے: جو اللہ اور آخرت کی طرف رجوع لانے والا ہے، آخرت کی طرف مائل ہونے والا، اخروی فکر والا، تقویٰ والا، اللہ اور آخرت کی طرف رغبت لانے والا ہے، جو نرم ہے، جس میں رقت ہے، سوز وگداز ہے۔ جو قرآن پڑھتے ہیں تو انکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، آنسو جاری ہو جاتے ہیں، جیسا کہ پروردگار نے نشاندہی کی:

﴿اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا o﴾ (سورہ مریم:19: آیت:58)

''ان کے سامنے جب پڑھی جاتی تھیں رحمٰن کی آیات تو گر پڑتے تھے سجدے میں روتے ہوئے۔''

(آیت سجدہ)

قلب منیب رکھنے والے خوش نصیبوں پر اللہ کے کیا انعام واکرام ہوں گے، ملاحظہ کیجئے:

﴿مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ o ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ o لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْد o﴾

''جو رحمٰن کا رکھتا ہو غائبانہ خوف اور لایا اللہ کے پاس قلب منیب۔ (تو اسے کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ اس جنت میں سلامتی کے ساتھ، یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا (بلکہ اس سے بھی بڑھ کر) ہمارے پاس مزید بہت کچھ ہوگا (یعنی جو وہ نہیں مانگ سکتا وہ بہت کچھ بھی اسے ملے گا)۔'' (ق:50:33-35)

سبحان اللہ! اور کیا چاہئے....! لیکن اسکے لئے ایمان لانے کے بعد 'قلب منیب' بنانے کی محنت کرنا ہوگی۔

'قلب مریض' ایسا دل ہے: جس کے اندر کفر اور ایمان کی روشنی دونوں موجود ہوں یعنی نفاق ہو۔ کبھی کفر کی طرف اور کبھی ایمان کی طرف مائل ہوتا ہو۔ جیسا کہ اہل نفاق کی بابت فرمایا گیا:

﴿ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ﴾. ''انکے دلوں میں بیماری ہے....'' (البقرہ:2: آیت:10)

یہاں رقت ونرمی کی بجائے کساوت ہوتی ہے۔ اگر نظریاتی نفاق کی بجائے صرف عملی نفاق ہو تو بہت امکان ہوتا ہے کہ اچھا ماحول ملنے اور تزکیے کی محنت سے ایسا دل ایمان کی طرف پلٹ کر قلب سلیم اور

قلب منیب کی سعادت کو پالے۔لیکن نظریاتی نفاق کی بیماری میں مبتلا بدنصیبوں کو ایمان کی توفیق شاذ و نادر ہی نصیب ہوتی ہے۔

'قلب مردہ' یہ سخت دل ہے جو سوز و گداز اور رقت سے مکمل طور پر محروم ہے۔بے عملی و نافرمانی دل کو زنگ آلود اور مردہ کرنے کا باعث بنتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝﴾.(المطففین:14)

''ہرگز نہیں، بلکہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ چکا ہے''

جب انسان دانستہ بے عملی کی راہ اختیار کر کے اس پر گامزن ہو جاتا ہے تو ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔اس کی مثال ایسے ہی جیسے لکڑی کی چوکھٹ کو اندر سے دیمک کھا گیا ہے لیکن باہر سے سلامت نظر آتی ہے۔بار بار ایمان کی نعمت کو جھٹلانے کے باعث دلوں پر مہر ثبت ہو جاتی ہے جس کی بنا پر ایمان و عمل کی طرف پلٹنا دشوار ہو جاتا ہے۔

کما حقہ قلب مردہ کا اطلاق کفار پر ہوتا ہے جو دانستہ طور پر ایمان کے نور کو مکمل طور پر جھٹلا دیں۔اللہ ہم سب کو ایسی بدنصیبی سے اپنی پناہ میں رکھے۔(آمین)

عملی نفاق کی وجہ سے دلِ بیمار (جو کہ اکثریت کا ہے) اسے قلب سلیم اور قلب منیب کیسے بنایا جا سکتا ہے.....؟ اسکے لئے اسکے تزکیے (چمکانے) کی ضرورت ہے۔یعنی اس پر چڑھی ہوئی گرد و غبار کو اتارنا، اسے پاکیزہ کرنا، اسکی صفائی کرنا، شہواتِ رذیلہ سے اسکی بازیابی کرنا۔

اس ضروری وضاحت کے بعد اب ہم ایمان کی مختلف حالتوں کو سمجھتے ہیں:

شعوری ایمان

یہ وہ ایمان ہے جس میں ایمان لانے والا محض پیدائشی طور پر مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا ہو جانے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ عقل و شعور سے کلمے کی حقیقت اور اسکے تقاضوں کو کتاب (قرآن مجید) کی تعلیمات روشنی میں جان کر انہیں تسلیم کرنے کا اقرار کرتا ہے۔یہی وہ حقیقی ایمان ہے جو اسے مسلمان سے مومن کی صف میں کھڑا کرنے کا باعث بنتا ہے۔اس ایمان کے مختلف درجات ہیں۔

ذمہ داری کالحاظ: یہ ایمان کی وہ کیفیت ہے جو نافرمانی کے مابین ایک رکاوٹ بن کر گناہ سے بچاتی ہے۔یہ ایمان کا وہ درجہ ہے جس کے تحت انسان دین کے ضروری حصے (حلال حرام کی تمیز،اوامر ونواہی،فرائض وواجبات:نظریات،عبادات،اخلاقیات ومعاملات،معاشیات) کو پوری طرح ملحوظ رکھتا ہے۔جہالت میں کوتاہی تو ہوسکتی ہے لیکن کوئی ضروری تقاضا اسکی زندگی سے باہر نہیں ہوتا اور کوئی کوئی گناہ اسکی زندگی کا حصہ نہیں ہوتا۔اس ایمان کے نتیجے میں انشاءاللہ حساب کتاب کے بعد کمی بیشی سے درگزر کرتے ہوئے اس خوش نصیب کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دے کر ابدی راحتوں میں داخل کردیا جائے گا۔

سبقت والا ایمان: ایمان کا یہ درجہ ذمہ داری سے مزید آگے بڑھنے والوں کو نصیب ہوتا ہے جو عدل سے آگے بڑھتے ہوئے درجہ احسان کو پاتے ہیں۔یہ سبقت اختیار کرنے والے وہ خوش نصیب ہیں جو بلا حساب کتاب جنت کے اعلیٰ درجات کو پائیں گے۔سبقت کیلئے بڑے مقصد کے درج ذیل بڑے اہداف ہیں:
(۱)۔دعوت دین، (۲)۔اللہ کی یاد اور نفلی عبادات،(۳)۔زکوٰۃ سے زائد انفاق، (۴)۔خدمت خلق: اللہ کی رضا کی خاطر ملک وقوم کی اپنی صلاحیتوں اور اسباب سے خدمت
اپنی استعداد کے مطابق ان میں کسی ایک دو یا سب میں آگے بڑھنے کا عزم کریں۔اس سعادت کو پانے کیلئے پختہ فیصلے اور بھرپور جدوجہد اور قربانی کی ضرورت ہے۔

غیر شعوری ایمان

یہ گھر سے پیدائشی طور پر ملنے والا ایمان ہے۔جو جس گھرانے میں پیدا ہوگیا وہی اس کا دین ومذہب بن گیا۔مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والا ایسا انسان قانوناً تو مسلمانوں میں ہی تصور ہوگا لیکن یہ کلمے کے ثمرات سے اسی وقت مستفید ہوگا جب شعوری طور پر کلمے کی حقیقت کو جان کر اسکے تقاضے پورے کرے گا،جیسا کہ پروردگار نے بات کو واضح کردیا:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

o اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ o ﴾(الحجرات:49:14-15)

’’دیہاتی لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ،فرمادیجئے تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے۔اورابھی تو ایمان تمھارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔اور اگر تم پیروی کرنے لگو اللہ کی اور اسکے رسول کی تو اللہ تمھارے اعمال میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔اہل ایمان تو وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسول پر، پھر شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے اور جو اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔یہی درحقیقت (اپنے دعویٰ ءایمان میں) سچے ہیں۔‘‘

اس آیت کریمہ میں اسلام اورایمان کی حقیقت کو بالکل واضح کردیا گیا ہے۔

غیر حقیقی/ناقص ایمان

یہ ایمان کی وہ شکل ہے جسکی بنیاد پختہ علم پر نہیں یعنی یہ ایمان تعلیماتِ وحی کی روشنی میں نہیں بنا۔یہاں شیطان کو بھی عمل دخل کا بھرپور موقع مل جائے گا۔ابلیس پوری قوت سے حملہ آور ہوکر اچک لے گا۔فاسد اعمال، باطل نظریات: شرک،خرافات وبدعات سے دینی اعمال کو آلودہ کردے گا۔بچنے کیلئے اخلاص چاہیئے،عقل کا استعمال اورقرآن مجید کو رہنما بنانا ہوگا۔

نتائج وثمرات

مناسب درجہ حرارت کی موجودگی میں دودھ کو جاگ اگر لگ جائے تو دہی میں تبدیل ہونے کا عمل شروع ہوجاتا ہےاوروہ لازمی طور پر دہی میں تبدیل ہوجاتا ہے۔اسی طرح ایمان حقیقی طور پر اگر اندر موجود ہوتو اسکے نتائج وثمرات لازمی طور پر نمودار ہوتے ہیں۔اہل ایمان اللہ کی تائیدونصرت اور حفاظت میں آجاتے ہیں،جیسا کہ کہ پروردگار نے حقیقت کوواضح کیا:

﴿ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ یُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ o ﴾(سورہ ابراہیم:14:آیت:27)

''ثابت قدم رکھتا ہے اللہ اہل ایمان کو قول حق (کی برکت) سے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔اور گمراہ کر دیتا ہے اللہ ظالموں کو اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔''

سچے اہل ایمان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ ایمان کا نور داخل کرتا ہے جو صالحات پر رغبت جبکہ معاصی پر نفرت پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے، پروردگار نے فرمایا:

﴿وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ o فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ o﴾ (سورۃ الحجرات:49:آیت:7-8)

''لیکن اللہ نے تمہارے سامنے ایمان کو محبوب بنایا اور اس کو تمہارے دلوں میں کھبا دیا اور کفر و فسق اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں مبغوض ٹھرایا۔یہی لوگ ہیں جو اللہ کے فضل وانعام سے راہ راست پانے والے بنے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔''

اللہ اہل ایمان کو خود نکالتا ہے تاریکیوں سے اور لے جاتا ہے اجالوں کی طرف:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ﴾

''اہل ایمان کا دوست و مددگار اللہ خود ہے وہ نکال کر لے جاتا انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں جو انہیں نکال لے جاتے ہیں روشنیوں سے اندھیروں کی طرف۔''(البقرہ:2:آیت:257)

ایمان کی بدولت اخروی انعام تو ملے ہی ملے گا، دنیا میں بھی اسکا پھل لازمی نصیب ہوگا جس میں سے چند بنیادی ثمرات ملاحظہ فرمائیں:

(ا)۔ایمانی قوت: زبردست ایمانی قوت کا ملنا جو برائی کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی ہے۔برائیوں سے نفرت اور نیکیوں پر رغبت ملتی ہے۔ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور ناجائز خواہشات کا جادو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲)۔<u>توکل:</u> اللہ پر توکل نصیب ہوتا ہے جو صبر وقناعت، سکون واطمینان کا باعث بنتا ہے اور جس کی بنا پر نیکی کی راہ میں حائل شیطانی، خدشات، ڈر خوف دم توڑ جاتے ہیں۔ دنیوی مفادات بالائے طاق رکھتے ہوئے دینی تقاضوں کو پورا کرنے کی ہمت نصیب ہوتی ہے۔

(۳)۔<u>دنیا کی حقیقت:</u> دنیا کا عارضی پن، حقیر پن واضح ہوجاتا ہے۔ دنیا کی اہمیت کم اور آخرت کی قدر بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۴)۔<u>رقت قلبی:</u> کساوت قلبی سے نجات مل جاتی ہے۔ دل کی نرمی، رقتِ قلبی نصیب ہوتی ہے اور اللہ خاص بندوں کو اللہ کی خشیت ومحبت میں آنکھوں کے تر ہونے کی عظیم سعادت بھی میسر آنا شروع ہوجاتی ہے۔ عبادت کی طرف شوق ورغبت، اور لذت ملنا شروع ہوجاتی ہے۔

(۵)۔<u>ایمان کی حلاوت:</u> مشکل حالات میں ایمان پر قائم رہنے والوں، ایمان پر ڈٹ جانے والوں پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جس سے ایسی عظیم تسکین نصیب ہوتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ ایمان کی حلاوت کے متعلق نبی کریم ﷺ نے بڑی اہم خبر دی، فرمایا:

''جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی لذت اور حلاوت پالے گا: (۱)۔اللہ اور اسکا رسول ﷺ اسے ان کے ماسوا ہر چیز (پوری کائنات) سے زیادہ محبوب ہو، (۲)۔جس سے بھی محبت رکھے محض اللہ کیلئے، (۳)۔دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اسے بچالیا ہو، اس طرح بُرا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔'' (بخاری:16، مسلم:43)

اللہ اور رسول ﷺ کا سب سے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی منشاء یعنی دینی تقاضے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور کفر کی طرف لوٹنے سے مراد اسلام کو چھوڑنا بھی ہے اور مزید یہ کہ دانستہ حرام، نافرمانی کا مرتکب ہونا یا فرض واجب کو ترک کرنا اسے آگ میں ڈالے جانے کے مترادف معلوم ہو تو ایمان کی لذت نصیب ہوگی خالی دعووں سے نہیں۔

یہ عظیم سعادت کیسے نصیب ہو؟

حقیقی ایمان کی دولت کیسے نصیب ہو سکتی ہے، اس کے درج ذیل مراحل ہیں:

(۱)۔ پختہ فیصلہ: ایمانی کیفیات اور اللہ کو پانے کا پہلا قدم اس راہ کو پانے کا پختہ فیصلہ کرنا ہے، جیسا کہ پروردگار نے فرمایا:

﴿ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ o﴾ (الشوریٰ:42: آیت:13)

''اللہ چُن لیتا ہے اپنے لئے جسے چاہے اور راستہ دکھاتا ہے اپنی طرف آنے کا اس شخص کو جو رجوع کرتا ہے (اس کی طرف)۔''

اس فیصلے میں اخلاص کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اپنے آپ کو ٹھوک بجا کر اچھی طرح چیک کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں اللہ کی آڑ میں دیگر دنیوی مفادات (دولت، عزت، شہرت، فرقے....) تو مقصود نہیں۔ اگر اخلاص نہ ہوا تو سفر کا آغاز ہی نہ ہو پائے گا۔

(۲)۔ کوشش: دوسری شرط کاوش و قربانی اور جدوجہد ہے۔ خالی دعوے نہیں بلکہ کام کرنا پڑے گا۔ گھر بیٹھے کچھ نہیں ملتا۔ اسکے لئے ہاتھ پیر مارنے پڑیں گے۔ جان، مال، وقت کی قربانی کرنی پڑے گی۔ طلب پیدا کرنی پڑے گی۔ دین سیکھنے کا شوق و جذبہ پیدا کرنا پڑے گا۔ پروردگار نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ o﴾ (سورہ عنکبوت:29: آیت:69)

''اور جنہوں نے کوشش کی ہمارے لئے، ان پر ہم ضرور کھولیں گے اپنی راہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین کے ساتھ ہے۔''

یہاں پہلی اور دوسری شرط اکٹھی بیان ہوگئی ہے یعنی (۱)۔ اللہ کو پانے کے فیصلے میں اخلاص کا ہونا اور (۲)۔ کوشش: (وَ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا) جو کوئی بھی ہدایت کیلئے کوشش کرے گا، ہاتھ پاؤں مارے گا، جس میں پیاس و تڑپ ہوگی...... اور یہ کوشش صرف (فِیْنَا) اللہ کیلئے ہوگی، کوشش کا مقصد: دنیا

کا حصول، مسلک پرستی، فرقہ واریت، شہرت وعزت..... نہیں بلکہ اللہ کو پانا ہوگا۔اسکے لئے اللہ نے بشارت دی کہ (لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا) ہم اس پر ہدایت کی راہیں ضرور کھولیں گے۔اخلاص کے ساتھ جب تک جان، مال، وقت، صلاحیتوں پر کاوش وقربانی نہ ہوگی بات نہ بنے گی:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:92)

''تم ہرگز نہیں پاسکتے نیکی کو جب تک کہ تم خرچ نہ کردو اس میں سے جسے تم محبوب رکھتے ہو۔''

سیدنا ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے لڑکے میں تجھے چند اہم باتیں بتلاتا ہوں (انہیں یاد رکھ:) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اُسے اپنے سامنے پائے گا....... الخ'' (ترمذی:2516)

<u>داخلہ چلا گیا:</u> ان دو شرائط کو پورا کرنے پر داخلہ چلا گیا۔اب اللہ تعالیٰ اسے تعصب وتنگ نظری اور جہالت سے بچا کر نورِ قرآن کی طرف لے کر آئے گا۔عقل وبصیرت اور قرآن کا نور اس پر حقیقی ایمان کی راہیں کھولنے کا باعث بنے گا۔مزید یہ کہ اللہ بندے کے ظرف کے لحاظ سے اس کا امتحان لے گا۔مختلف طریقوں سے اسے آزمائے گا، ٹسٹ کرے گا کھوٹا ہے یا کھرا اور پاس ہونے پر ہاتھ پکڑ لے گا بلکہ اخلاص موجود رہا تو امتحان کے مختلف مراحل سے پاس بھی وہ خود کرائے گا۔اخلاص کی موجودگی میں کاوش وقربانی جتنی بڑھتی جائے گی ، اللہ کے ساتھ تعلق اور قرب میں اسی قدر اضافہ ہونے سے ایمان کی حلاوت بھی بڑھتی جائے گی۔

زندگی تو بیت ہی جاتی ہے لیکن یہ خوش نصیبی مل گئی تو کیا کہنے۔اللہ ہمیں اپنا ساتھ اور حقیقی ایمان کی عظیم دولت اور اسکی حلاوت ولذت سے بہرہ مند فرمائے۔(آمین)

✿✿✿✿✿

ہماری اہم تحاریر

1۔ہدایت: (ہدایت سے کیا مراد ہے اور ہدایت کسے نصیب ہوگی؟ انتہائی اہم حقائق ؟)

2۔قرآن مجید کی حاکمیت: (احناف اور مالکیہ کے اُصولِ روایت کی روشنی میں عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ)

3۔امت مسلمہ کا اخلاقی زوال: (زوال کی بنیادی وجوہات اور نجات کا یقینی حل)

4۔قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟: (ضروری دلائل کے واضح بیان پر مشتمل اہم تحریر)

5۔راہ فلاح کی پہلی بڑی گھاٹی: (فلاح میں حائل پہلی گھاٹی یعنی: دنیا پرستی پر حقائق سے آگاہی اور نفس وشیطان کے حجابات کی حقیقت)

6۔ رسالت کا حقیقی تصور: (راہِ فلاح کی دوسری گھاٹی یعنی رسالت کے مقابلے میں آبا پرستی جامع آگاہی)

7۔توحید کا جامع تصور: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی شرک کے مقابلے میں توحید پر جامع رہنمائی)

8۔عبادت کا معنی مفہوم: (تفہیم عبادت پر ایک اہم کتابچہ)''

9۔ظلم عظیم پر جامع رہنمائی: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی غلاظتِ شرک پر جامع رہنمائی)

10۔ امت اسلامیہ کا اتحاد: (امت اسلامیہ کے اتحاد و یکجہتی اور فرقہ واریت کی نحوست پر انتہائی اہم تحریر)

11۔ پردہ: (پردہ کے ضمن میں مرد وعورت کیلئے قرآن وسنت کے احکام)

12۔اسلام کا قانونِ طلاق: (یک مجلسی تین طلاق کے ایک یا تین واقع ہونے پر اہم رہنمائی)

13۔ طاقتور ابلیسی دھوکے: (مکار ابلیس کی مزین کردہ انتہائی طاقتور چالوں سے آگاہی)

14۔مجموعہ تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر کا مجموعہ)

15۔کائنات سے خالق کائنات تک: (وجود خالق کے حیرت انگیز دلائل، تمام نسل انسانی کے لئے)

16۔مختصر تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر: کتابچے، پمفلٹ وغیرہ)

﴿آئیں دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

ایمان کسی خیال، کسی وہم یا محض کسی اصطلاح کا نام نہیں، بلکہ ایمان ایک زندہ وجاوید حقیقت ہے۔ایک بہت بڑی قوت ہے، طاقت ہے جو عظیم نتائج مرتب کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اگر حقیقی ایمان نصیب ہوجائے تو انسان اسے یوں محسوس کرتا جیسے اپنے اردگرد دیگر چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ حقیقی ایمان اندر سے اپنے عظیم تقاضے پیدا کرتا ہے، زندگی پر عظیم اثرات مرتب کرتا ہے۔ پختہ اہل ایمان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو استقامت، سکون واطمینان اور قلبی بہاروں کا ذریعہ بنتے ہیں۔ حقیقی اور زندہ ایمان نیکیوں کی طرف رغبت اور برائیوں سے نفرت واجتناب کا سبب جبکہ ناقص وکمزور ایمان دین سے بے رغبتی اور بے حسی کا سبب بنتا ہے۔ حقیقی ایمان کیا ہے؟ یہ بنتا کیسے ہے؟ اسکی حفاظت کیسے ہو پاتی ہے؟ ایمان کے مختلف درجات کون سے ہیں اور زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کیا ہیں.........؟ ان اہم ترین حقائق کو واضح کرنا اس تحریر کا بنیادی مقصد ہے۔

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

www.khidmat-islam.com
khidmat777@gmail.com

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161